مولانا عبدالقیوم حقانی
فاضل و مدرس دارالعلوم حقانیہ

خوانِ زعفران

امام اوزاعی کو اپنی غلطی کا احساس و ندامت

رئیس المحدثین امام عبداللہ بن مبارک جو امام بخاری کے استاذ اور امام ابوحنیفہ کے ممتاز تلامذہ میں سے ہیں کو بیروت کا سفر پیش آیا۔ غرض یہ تھی کہ بیروت جاکر امام اوزاعی کی خدمت میں حاضر ہوں اور علم حدیث کی مزید تحصیل و تکمیل کریں۔ چنانچہ آپ امام اوزاعی کی خدمت میں پہنچ گئے۔

پہلی ہی ملاقات میں امام اوزاعی نے آپ سے پوچھا۔

" کوفہ میں جو ایک شخص پیدا ہوا ہے اور دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے یہ کون ہے "

امام عبداللہ بن مبارک نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور خاموش اپنی قیام گاہ پر چلے آئے۔ دو تین روز بعد پھر ان کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ اور حنفی فقہ کے چند کتابی اجزاء بھی ہاتھ میں لیتے گئے۔ جن کے سرنامہ پر "قال نعمان بن ثابت" لکھا ہوا تھا اور امام اوزاعی کی خدمت میں پیش کر دئے۔ امام اوزاعی پڑھتے گئے اور اس وقت تک سر نہ اٹھایا جب تک کہ ان کو مکمل پڑھ نہ لیا۔ پھر امام ابن مبارک سے پوچھا۔

اچھا! یہ بتایئے کہ یہ نعمان بن ثابت کون بزرگ ہیں۔

امام ابن مبارک نے عرض کیا۔ جی! نعمان، عراق کے ایک بزرگ اور ہمارے شیخ ہیں۔ ان کی صحبت میں مجھے حاضری کی سعادت حاصل رہی ہے۔

امام اوزاعی فرمانے لگے۔ "ماشاء اللہ، نعمان تو بڑے پائے کے شخص ہیں جاؤ اور ان سے بہت سا فیض حاصل کرو۔"

امام ابن مبارک نے عرض کیا حضرت! یہ وہی شیخ ہیں جن کو آپ گذشتہ روز بدعتی بتا رہے تھے۔

چنانچہ امام اوزاعی کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا۔ اس کے بعد حج کی تقریب سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ تو وہاں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ سے ملاقات ہوگئی۔ اہم فقہی مسائل میں امام ابوحنیفہ کی بحث اور تقریر نے امام اوزاعی کو دنگ کر دیا۔ اس نشست میں امام عبداللہ بن مبارک بھی موجود تھے۔ بعد میں جب امام ابوحنیفہ چلے گئے

توامام اوزاعی نے امام ابن مبارک سے کہا۔

"امام ابوحنیفہ کے علمی اور فقہی کمالات نے ان کو لوگوں کا محسود بنا دیا ہے بلاشبہ ان کے بارے میں میری بدگمانی غلط تھی جس کا مجھے بے حد افسوس ہے۔"[1]

امام اعظم کا ایک خواب اور ابن سیرین کی تعبیر

ابن خلکان نے عبداللہ ابن مبارک کی روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام اعظم نے خواب دیکھا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرقد مبارک کھود ڈالا ہے۔ اور آپ کی ہڈیاں مبارک جمع کر رہے ہیں۔ صبح کو اٹھے تو پریشان اور حیران تھے۔ بعد میں جب علم تعبیر الرؤیا کے مشہور عالم علامہ ابن سیرین کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان سے بغیر تعارف کے اپنا خواب بیان کیا۔ ابن سیرین نے فرمایا:۔

صاحب هذه الرؤیا یثیر علما لم یسبقه الیه احد قبله[2]

یہ خواب دیکھنے والا علم کی خدمت و اشاعت اس طریقہ سے کرے گا کہ اس سے قبل کوئی بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکا ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا۔

یہ خواب ابوحنیفہ نے دیکھا ہوگا۔ امام اعظم نے عرض کیا حضرت! میں ہی ابوحنیفہ ہوں۔

تو ابن سیرین نے فرمایا۔ اچھا! اپنی پشت اور اپنا بایاں پہلو دکھاؤ۔ حضرت امام اعظم نے حسب الحکم اپنا پہلو اور کمر کھول دی۔ ابن سیرین نے امام اعظم کے بازو اور پشت پر تل کے نشان دیکھ کر فرمایا۔ واقعۃً آپ ابوحنیفہ ہی ہیں۔ اور اس کے بعد خواب کی یہ تعبیر بیان فرمائی کہ

اس سے مراد علم کا زندہ کرنا اور جمع کرنا ہے[3] (اور یہ خدمت اللہ پاک آپ سے لے گا۔)

ابوحنیفہ کا علم اور لوگوں کا احتیاج

کردری نے ابومعاذ فضل بن خالد سے روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت و ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی تو میں نے عرض کیا حضرت! امام ابوحنیفہ کے علم کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا "ان کے پاس ایسا علم ہے کہ لوگوں کو اس کی ضرورت رہے گی"[4]

چور پکڑا گیا اور طلاق واقع نہیں ہوئی

امام محمد کا بیان ہے کہ ایک شخص کے گھر میں چور داخل ہوئے اور اس کے گھر سے سامان اور قیمتی مال و متاع اٹھا لیا۔ گھر کا مالک بیدار ہوا تو چوروں نے اسے پکڑ لیا اور اس کو

---

[1] تاریخ بغداد ۱۳ [2] وفیات الاعیان ج ۵ ص ۴۰۹ [3] حدائق الحنفیہ و تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۳۵ و خیرات الحسان [4] کردری ج ۲ ص ۱۲ و خیرات الحسان ص ۶۵

تین طلاق کا حلف لینے پر مجبور کردیا۔ کہ کسی کو نہیں بتائے گا۔ یعنی یہ کہلوایا کہ اگر میں نے شور مچایا یا کسی کو بتایا کہ چوری کرنے والے لوگ کون ہیں تو میری بیوی پر تین طلاق۔ چور اس بے چارے کا سارا مال و متاع اور قیمتی اسباب لوٹ کر لے گئے۔ صبح وہ شخص جب بازار آیا تو دیکھا کہ چور اس کا مال و متاع اور اس کے گھر کے قیمتی اسباب بازار میں فروخت کر رہے ہیں۔ مگر وہ حلف کی وجہ سے انہیں کچھ کہنے یا کسی دوسرے کو آگاہ کردینے یا اس سلسلہ میں بولنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا پریشان تھا اپنا قیمتی سامان فروخت ہوتے دیکھ دیکھ کر اس کا کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔

آخر یہی سوجھی کہ امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورہ لیا جائے۔ شاید کوئی حل نکل آئے۔ امام اعظم ابوحنیفہ نے جب یہ قصہ سنا تو فرمایا اپنے محلہ کی مسجد کے امام، موذن اور محلہ کے ذی اثر اور چند وجیہہ افراد کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ جب سب امام صاحب کے ہاں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ اس بے چارے کا مال و اسباب اللہ کریم اسے واپس کردے۔

سب نے اثبات میں جواب دیا تو امام صاحب نے فرمایا۔ تم لوگ اپنے ہاں کے تمام بدچلن اور بدنام و متہم لوگوں کو ایک گھر یا کسی مسجد میں جمع کردو۔ ایک دو آدمی دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور جس کی چوری ہوئی ہے اس کو بھی اپنے ساتھ کھڑا کردو۔

پھر گھر سے ایک ایک کو باری باری نکالتے جاؤ اور اس شخص سے ہر ایک کے بارے میں دریافت کرتے رہو کہ هٰذا لِصُّكَ کیا یہ تمہارا چور ہے

اگر وہ شخص اس کا چور نہ ہو تو یہ کہہ دیا کرے کہ یہ میرا چور نہیں اور اگر نکلنے والا شخص واقعۃً اس کا چور ہو تو خاموش رہے جس شخص پر یہ سکوت اختیار کرے اسے اپنے قبضہ میں لے لو۔ کہ وہی اس کا چور ہے اس طرح چور بھی پکڑا جائے گا اور اس کی بیوی پر طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔

لوگوں نے امام اعظم کی تدبیر و تجویز پر عمل کیا تو چور پکڑا گیا اور طلاق بھی واقع نہ ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ابوحنیفہ کی فراست کے صدقے اس کا تمام مال مسروقہ واپس دلوا دیا[1]

ایام رمضان میں جماع کا حلف اور ابوحنیفہ کی تدبیر

ایک شخص نے قسم اٹھائی کہ رمضان کے ایام میں اپنی بیوی سے جماع کروں گا اب اگر جماع کرتا ہے تو روزہ توڑنے کا کفارہ دینا ہوگا اور جرم و سزا اور گناہ اس پر مستزاد اور اگر ان ایام میں قربت اختیار نہیں کرتا تو حانث ہوتا ہے۔ بہت سوں کے پاس یہ مسئلہ لایا گیا مگر جواب کہیں سے بھی نہیں ملا جب امام اعظم ابوحنیفہ کے سامنے صورت مسئلہ رکھی گئی تو آپ نے ایک ہی چٹکی میں مسئلہ حل کردیا۔

---

[1] عقود الجمان صـ ۲۶۹ و لطائف الاذکیا۔

ارشاد فرمایا :۔

یسافر بہا فیطؤھا نہاراً فی رمضان [1]	مرد سفر پر روانہ ہو عورت کو ہمراہ لے رخصت سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزہ نہ رکھے اور اپنا مقصد پورا کرے ۔

قیاس ابوحنیفہ کا ایک دلچسپ لطیفہ

محمد بن ابراہیم الفقیہ کی روایت ہے کہ ایک روز امام اعظم ابوحنیفہ اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں آپ کے ہاں ایک شخص کا گذر ہوا۔ امام صاحبؒ نے اسے دیکھ کر حاضرین سے فرمایا کہ :۔

ا۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ شخص مسافر ہے۔ ب۔ کچھ دیر بعد ارشاد فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اس شخص کی آستین میں کوئی میٹھی چیز بھی ہے۔ ج۔ پھر کچھ بعد فرمایا کہ میرے خیال میں یہ شخص معلم الصبیان (چھوٹے بچوں کا استاد) ہے۔

حاضرین میں سے ابوحنیفہ کا کوئی شاگرد اٹھا تاکہ اس شخص کے بارے میں یقینی اور قطعی معلومات حاصل کی جاسکیں۔ جب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ۔ ا۔ واقعی وہ شخص مسافر ہے۔ ب۔ اس کی آستین میں کشمش ہیں۔ ج۔ واقعۃً اس کا کام معلم الصبیانی ہے۔

حاضرین نے ابوحنیفہ سے دریافت کیا کہ آپ کو اس کی مسافرت کیسے معلوم ہوئی۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ وہ گھور گھور کر دائیں بائیں دیکھتا رہا اور مسافر جہاں بھی جاتا ہے یہی کرتا ہے۔ میں نے اس کی آستین پر مکھی دیکھی تو یہی سمجھا کہ اس کی آستین میں کوئی میٹھی چیز ہے کہ مکھی ایسی چیزوں کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔ اور میں نے اس شخص سے یہ بھی محسوس کیا کہ وہ صبیان (چھوٹے بچوں) کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں جس سے میں نے اندازہ لگایا کہ یہ بچوں کے استاد ہیں [2]

نام کا اثر کام میں ہوتا ہے

اسماعیل بن حماد جو امام اعظم کے پوتے ہیں نے روایت کی ہے کہ ہمارے پڑوس میں ایک رافضی شیعہ رہتا تھا۔ اسے حضرات صحابہؓ سے حد درجہ بغض و عداوت تھی اسی عداوت کی وجہ سے اس نے اپنے دو خچروں کا نام صحابہ کے نام پر رکھ لئے تھے ایک کا نام ابوبکر اور دوسرے کا نام عمر کہہ کر پکارتا تھا۔ العیاذ باللہ

ایک روز اسے اپنے گدھوں میں کسی نے لات مار کر ہلاک کر دیا۔ امام اعظم کو خبر کر دی گئی تو امام صاحب نے فرمایا جاؤ تحقیق کر لو یہ وہی گدھا ہوگا جس کو یہ رافضی ظالم عمر کہہ کر پکارتا تھا کہ نام کا اثر کام میں ضرور ہوتا ہے اللہ نے اس گدھے سے عمر کے نام کی لاج رکھوائی اور حضرت عمرؓ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو دنیا میں گدھے کی لات سے مرجانے کی رسوائی دلوائی خسر الدنیا والاخرۃ۔ جب تحقیق کی گئی تو بات وہی نکلی جو امام ابوحنیفہ نے کہی تھی [3]

---

[1] عقود الجمان صہ ۲۷۶ [2] عقود الجمان صہ ۲۵ [3] ایضاً صہ ۳۰۸